



## 77514 - پاخانہ کی جگہ وطئ کرنا حرام ہے چاہیے درمیان میں حائل بھی ہو پھر بھی حرام ہوگا

سوال

کنڈوم چڑھا کر بیوی سے پاخانہ والی جگہ وطئ کرنے کا حکم کیا ہے، کیونکہ اس طرح بیوی کو خاوند کا مادہ منویہ نہیں جاتا، کیا ایسا کرنا حلال ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

دبر یعنی پاخانہ والی جگہ میں وطئ کرنا ان کبیرہ گناہ میں شامل ہوتا ہے جسے شریعت اسلامیہ نے حرام کیا ہے، اور اس کی حرمت بہت شدید آئی ہے۔

اس کی تفصیل سوال نمبر ( 1103 ) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے آپ اس کا مطالعہ کریں۔

حرام وطئ یہ ہوگی کہ عضو تناسل کا سرا پاخانہ والی جگہ میں چلا جائے چاہیے حائل بھی درمیان میں ہو یا بغیر حائل کے ہو، اور چاہیے انزال نہ بھی ہو پھر بھی حرام ہے، کیونکہ یہاں حکم تو دخول اور غائب ہونے سے متعلق ہے، انزال یا مباشرت کے ساتھ حکم متعلق نہیں، اس لیے اگر کنڈوم چڑھا کر بھی کیا جائے تو بھی حرام ہوگا۔

سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" چاہیے کپڑا ہو یا نہ ہو اس سے دخول میں کوئی فرق نہیں " انتہی

دیکھیں: الاشباه و النظائر ( 458 ).

اور پھر فقهاء کرام نے حائضہ عورت کے ساتھ وطئ کرنے کی حرمت بیان کی ہے چاہیے درمیان میں حائل ہی کیوں نہ ہو۔

" اور اسی طرح ( حائضہ عورت کی ) فرج میں وطئ کرنا حرام ہے چاہیے حائل کے ذریعہ ہی ہو " انتہی

دیکھیں: اسنی المطالب ( 1 / 100 ) اور تحفة المحتاج ( 1 / 390 ).

بحث و تلاش کے باوجود ہمیں اس حکم میں اہل علم کے مابین کوئی اختلاف نہیں ملا، کیونکہ دبر میں وطئ کرنے کی حرمت والی نصوص مطلق ہیں، جو کہ حائل اور غیر حائل سب کو شامل ہیں۔



اس لیے مطلقاً دبر میں وطئ کرنا جائز نہیں، چاہیے حائل ہو یا بغیر حائل کے، اور جو کوئی بھی ایسا قبیح فعل کرتا ہے اسے توبہ و استغفار کرنی چاہیے، اور آئندہ عزم کرے کہ وہ اس طرح کا کام دوبارہ نہیں کریگا۔

اور بیوی کو چاہیے کہ اگر خاوند ایسا کرنے کا مطالبہ کرتا ہے تو وہ اس کی بات تسلیم نہ کرے، اور اگر خاوند ایسا کرنے پر مصر ہو تو بیوی کو قاضی اور عدالت کے ذریعہ طلاق طلب کرنے کا حق حاصل ہے۔

کیونکہ حدیث میں وارد ہے کہ:

"الله سبحانه و تعالى کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں کی جا سکتی"

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"جب بھی خاوند بیوی سے دبر میں وطئ کرے اور بیوی بھی اس سلسلہ میں اس کی بات راضی و خوشی مان لے تو دونوں کو تعزیر لگائی جائیگی؛ اور اگر وہ ایسا کرنے سے باز نہیں آتے تو ان کے مابین علیحدگی کرا دی جائیگی؛ جس طرح ایک فاجر شخص کی دوسرے فجور کرنے والے کے مابین کرائی جاتی ہے" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ( 267 / 32 ) .

والله اعلم .